سلسلۂ تقاریر الٓمّٓ

سورۃ یٰس

مقرر : ڈاکٹر اسرار احمد

السلام علیکم : نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

صدق اللہ العظیم

سلسلہ حٰمٓ کی چھ سورتوں کے علاوہ قرآن مجید کی تین سورتیں اور ہیں جو دو دو حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں یعنی سورہ یٰسٓ، سورہ طٰہٰ اور سورہ نمل ۔ عجیب حسن اتفاق ہے کہ سلسلہ حٰمٓ کی پہلی سورہ یعنی سورۃ مومن، سورہ صٓ سے ایک سورہ بعد واقع ہوئی ہے ۔ اور سورہ یٰسٓ قرآن حکیم میں سورہ صٓ سے ایک سورہ قبل ۔ جہاں تک حروف مقطعات یٰسٓ کا تعلق ہے ان کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی یہ رائے ہے کہ یہ مخفف ہے "یاایھا الانسان" کا یعنی "یا" حرف ندا ہے ۔ اور "س" انسان کا مرکزی حرف ہے اس سے ایک معنوی ربط پیدا ہوتا ہے ۔ اور وہ یہ کہ چونکہ انسانِ کامل ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا کہ آں حضورؐ کی ذات اقدس عالم انسانیت کا اصل حاصل ہے لہٰذا یہاں یٰسٓ سے مراد "یا محمدؐ" ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اور چونکہ حروف مقطعات کے فوراً بعد قرآن حکیم کی قسم کھائی گئی ہے ۔

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

اور اس کے معاً بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خطاب ہے۔

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اس طرح یہاں حروف مقطعات کے معنی اگر "یا محمدؐ" مانے جائیں تو ایک معنوی ربط قائم ہو جاتا ہے۔

اس سلسلۂ کلام میں آج ہم قرآن حکیم کی دسویں سورہ کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ ان تمام سورتوں میں بلا استثناء واحد آغاز میں قرآن مجید کی صداقت وحقانیت اور اس کی عظمت وعلو مرتبت کا ذکر ہے اور نصف سے زائد میں یعنی چھ سورتوں میں باقاعدہ قرآن مجید کی قسم کھائی گئی ہے۔ قرآن حکیم کی قسم کھانے سے جہاں قرآن مجید کی طرف اشارہ ہے۔ وہاں اصل مضمون یہ ہے کہ قسم کا حاصل چونکہ شہادت یا گواہی ہوتا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت اور رسالت پر سب سے بڑا شاہد، آپؐ کی صداقت وحقانیت پر سب سے بڑی دلیل۔ یا یوں کہیئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ یہ بات اس سورہ مبارکہ میں آکر بالکل مبرہن ہو گئی ہے۔

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ کی نبوت ورسالت پر سب سے بڑی دلیل سب سے بڑی برہان سب سے بڑی شہادت سب سے بڑی گواہی یہ قرآن مجید ہے جو آپؐ کا اصل معجزہ ہے۔ واضح رہے کہ اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے معجزات اور بھی بے شمار ہیں۔ لیکن جو معجزہ تحدّی یعنی چیلنج کے ساتھ بار بار پیش کیا گیا ہے وہ قرآن مجید ہے۔ سورہ یٰسٓ کے بارے میں متعدد کتب حدیث میں حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نبی اکرمؐ کے دو اقوال مبارکہ منقول ہیں۔ ایک کی رو سے آپ نے فرمایا:

یٰسٓ قلب القراٰت

یعنی سورہ یٰسٓ قرآن مجید کا دل ہے اور دوسرے قول مبارک میں

© rasailojaraid.com

آپ فرماتے ہیں۔

اِقْرَءُوْا سُوْرَۃَ یٰسٓ عَلٰی مَوْتَاکُمْ ۔

یعنی سورہ یٰسٓ ان لوگوں کو پڑھ کر سنایا کرو جو عالم نزع میں ہوں۔ جن کا موت کا وقت قریب ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اقوال مبارکہ کی بنیاد اور ان کا اصل سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورہ یٰسٓ اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ کمال اختصار کے باوصف اسلام کے جو اساسی معتقدات ہیں یا جو بنیادی ایمانیات ہیں بالخصوص توحید ان کے بیان کے ضمن میں انتہائی جامع سورہ ہے اور دوسرے یہ کہ اس کا اسلوب ایسا عجیب اور مؤثر ہے کہ واقعتاً اس کو پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی دل دھڑک رہا ہو۔ اس کے انداز سے ایسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ ایمان کی رگوں میں تازہ خون دوڑنے لگا ہے۔ اس کا ایک اشارہ اس سے بھی ملتا ہے کہ اس سورہ مبارکہ میں تین مرتبہ "صیحہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ "صیحۃً واحدۃً" صیحہ کہتے ہیں کسی اچانک چیخ کو اور چنگھاڑ کو۔

اس سورہ مبارکہ کے عام اسلوب کی طرف اس لفظ میں اشارہ موجود ہے جیسا کہ مولانا حالی نے فرمایا تھا کہ

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

یہ انداز سورہ یٰسٓ میں بتمام و کمال موجود ہے۔ سورہ یٰسٓ ۸۳ آیات اور ۵ رکوعوں پر مشتمل ہے اور یہ مصحف میں اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اس کا ایک چوتھائی بائیسویں ۲۲ پارے کے آخر میں ہے اور بقیہ تئیسویں ۲۳ پارے میں۔ اس کے مضامین کا ایک تجزیہ رکوعوں کی تقسیم کے ساتھ بڑی آسانی سے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پہلے رکوع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کا ذکر ہے اور اس پر گواہی اور شہادت پیش کیا گیا ہے قرآن حکیم۔

© rasailojaraid.com

دوسرے رکوع میں تاریخ نبوّت اور رسالت کا ایک اہم واقعہ بیان ہوا ہے - اللہ تعالےٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ایک قریے ایک بستی کی طرف اپنے دو رسول بھیجے بستی والوں نے ان کا انکار کر دیا ان کی دعوت پر اعتراض کیا - اس پر ہم نے ایک تیسرے رسول سے انکو تقویت پہنچائی لیکن قوم پھر بھی اپنے انکار و اعراض پر اڑی رہی - لیکن اچانک اس قوم کا ایک فرد جو صالح مزاج اور سلیم الفطرت انسان تھا، وہ دوڑتا ہوا آیا - محسوس ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایک مقام پر کوئی اجتماع تھا جہاں رد و کد ہو رہا تھا اور ان رسولوں کو قتل کرنے کی تجویز زیر بحث تھی - یہ موقع تھا - کہ وہ شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے پوری قوم کو دعوت دی کہ ان رسولوں کی دعوت قبول کرو ان پر ایمان لے آؤ اور اس نے وہاں مجمع میں علی الاعلان خود اپنے ایمان کا اظہار کر دیا -

إِنِّیْ آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ٥

"سن رکھو میں تو اس پر ایمان لے آیا، جو میرا اور تمہارا سب کا رب اور مالک ہے" اس کے دو نتیجے نکلے، پہلا یہ کہ قرآن کے انداز بیان سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ قوم نے مشتعل ہو کر اس صالح اور سلیم الفطرت انسان کو فوراً قتل کر دیا نتیجتاً اس شخص کے لئے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نوید ہے -

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ

"کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں"

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ٥

چنانچہ اس نے کہا کاش کہ میری قوم کو معلوم ہوتا - کہ میرے رب نے میرا کتنا اکرام فرمایا ہے کتنا اعزاز مجھے بخشا ہے اور مجھے معزز ہستیوں میں شامل کر لیا ہے"

دوسرا نتیجہ یہ کہ اس قوم پر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہوا - فرمایا گیا -

© rasailojaraid.com

قوموں کو ہلاک کرنے کے لئے ہمیں آسمان سے لشکروں کو بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝

"بس ایک اچانک چنگھاڑ نے انہیں آلیا ایک چیخ ۔ وہی ان کی ہلاکت کا سبب بن گئی ۔ اور وہ سب کے سب بجھ کر رہ گئے"

تیسرا رکوع جو اس سورہ مبارکہ کا مرکزی رکوع ہے اس میں مظاہر فطرت کے حوالے سے یعنی کہ آیات آفاقیہ اور آیات انفسی کے حوالے سے جو اساسی ایمانیات ہیں ان کا اثبات کیا گیا ہے ۔ توحید کا بھی اور معاد کا بھی چنانچہ ہمیں یہاں اس طرح کی آیات ملیں گی ۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝

"ان کے لئے ایک نشانی ہے مردہ زمین میں وہ مردہ پڑی ہوئی ہے ہم اس پر بارش برساتے ہیں اور اس میں ہر طرف زندگی ہی زندگی کے آثار ہویدا ہو جاتے ہیں ۔ اور اس سے غلہ اگاتے ہیں جس میں سے وہ اپنی خوراک حاصل کرتے اور کھاتے ہیں" ۔ آگے ایک دوسری نشانی پیش فرمائی :

وَآيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝

"ان کے لئے ایک نشانی ہے رات کہ اسی میں سے ہم دن کو نکال لے آتے ہیں ۔ تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے" پھر سورج کی گردش کا ذکر فرمانے کے بعد تیسری نشانی پیش فرمائی :

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

"ان کے لئے ایک نشانی ان کشتیوں میں بھی ہے جن میں ہم ان کی ذریت کو اٹھاتے ہیں" بہرحال آیات آفاقیہ اور آیات انفسی کے حوالے

© rasailojaraid.com

سے توحید اور معاد کا زبردست اثبات اس رکوع میں پایا جاتا ہے -
چوتھے رکوع میں آخرت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اسکے احوال بیان ہوتے ہیں - جس کا لب لباب یہ کہ وہاں نوع انسانی کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا - ایک گروہ ہے جس کے لئے ان کے رب کی طرف سے پروردگار کی جانب سے تہنیت اور تحیت اور مبارکباد مسلسل آتی رہے گی -

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ہ

اور دوسرا گروہ وہ جسکو دھتکارا جائے گا اور فرمایا جائے گا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ہ

"اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ آج تم ہمارے فرمانبردار بندوں کے ساتھ گڈمڈ ہو کر کھڑے نہیں رہ سکتے"

آخری رکوع جو بہت جامع ہے اس میں قرآن حکیم کا ذکر ہے اور لوگوں کے اس خیال کی تردید کی گئی ہے کہ شاید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں - اور قرآن مجید شعر کی کوئی کتاب ہے فرمایا -

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط

"ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر نہیں سکھایا اور شعر آپ کے شایان شان نہیں ہے آپ شاعر نہیں ہیں"-

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ہ

"یہ تو یاددہانی ہے، نصیحت ہے اور قرآن ہے ایک روشن قرآن" معاد کے سلسلے میں منکرین آخرت کے استہزاء پر قرآن میں بایں الفاظ تبصرہ کیا گیا - وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط
یہ جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں وہ ہمارے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور مثالیں چسپاں کرتے ہیں اور اپنی تخلیق کو بھول جاتے ہیں -

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ہ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

وہ کہتے ہیں کہ کون زندہ کریگا ہڈیوں کو جبکہ وہ بالکل بوسیدہ ہو چکی ہونگی۔ گل سڑ چکی ہوں گی "۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوتا ہے :

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝

" اے نبیؐ! ان سے کہہ دیجئے انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا "۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن کی تنگی ہی کی وجہ سے آخرت کا انکار کرے تو کرے ورنہ اللہ تعالےٰ سے اسکی قدرت سے اسکی خلاقی سے ہرگز بعید نہیں کہ وہ مرنے کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرسکے۔ اس کی شان تو وہ ہے جو اس سورہ مبارکہ کے اختتام پر ان الفاظ بیان کی گئی ہے۔ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

بارك الله لی ولکم فی القرآن العظیم

ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم

—— بقیہ : قرآن کریم اور نہی عن المنکر ——

سے وہ کسی گروہ بندی کے ہوں، ایک گذارش کروں گا — اور اس کے لئے میر تقی میر کے دو شعروں کا سہارا لوں گا — میر صاحب نے جو گل وبلبل کے شاعر ہیں۔ اسی پیرایہ میں انہوں نے ایک پیغام دیا ہے —

آ عندلیب صلح کریں جنگ ہو چکی　　لے اے زباں دراز تو سب کچھ سوا گل

گل چیں سنبھل کے چینیو کہ گلشن میں　　لخت جگر ہیں نہیں برگہائے گل

—— بقیہ حرف اوّل ——

میں وقت نظر اور ذہنی ممارست جھلکتی ہو، سنجیدگی و متانت کا دامن نہ چھوڑا گیا ہو اور مقصد تحریر اصلاح احوال اور اسلام کی سربلندی کا جذبہ ہو۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com